

20 تراویح

پر

چند علماء اور سلف صالحین کی تحقیق

جامعہ سلطانیہ تبلیغ الاسلام مُفتی آباد نزد کھڑیانوالہ

1

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ :كَانُوا يَقُومُونَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِينَ رَكْعَةً.

صحابی رسول سیدنا سائب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

صحابہ کرام، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں رمضان شریف میں بیس (20) رکعت تراویح ادا کیا کرتے تھے۔

(رضی اللہ عنہم اجمعین)

تخريج الحديث

السنن الكبرى للبيهقی:4617 (ت : إسلام)

اسلام منصور عبدالحمید نے کہا : **صحیح**

فضائل الأوقات للبيهقی:127 (ت : القيسي)

عدنان عبدالرحمان مجید القیسی نے کہا : **إسناده صحيح**

تھذیب ''شرح السنة'' لشعيب الأرنوؤط : 2 /308 ، تحت الحديث:957

شعیب ارنوؤط نے کہا : **هذا إسناد صحيح على شرط البخاري**

خلاصة الأحكام للنووي:1961 (ت : الجمل)

حسن اسماعیل الجمل نے کہا : **إسناده صحيح**

المجموع شرح المهذب للنووی :52/5

امام نووی نے کہا : رواه البيهقي وغيره **بالإسناد الصحيح**

جامع الأصول:124،123/6 (ت : الأرنوؤط)

عبدالقادر ارنوؤط نے کہا : **إسناده صحيح،صححه غير واحد من العلماء**

المصابيح في صلاة التراويح للسيوطي :ص:28،(ت: أبو الحارث)

امام سیوطی نے کہا : فی سنن البيهقي وغيره **بإسناد صحيح**

(المصابیح کے محقق) ابوالحارث علی بن حسن نے کہا: **إسناد متصل، رجاله كلهم ثقات**

البدر المنير لإبن الملقن :350/4

علامہ ابن الملقن سراج الدین المصری نے کہا : **إسناد صحيح**

تخريج الحديث

تحفة الباري بشرح صحيح البخاري للأنصاري : 549/2

علامہ زکریا انصاری نے کہا: **إسناد صحيح**

طرح التثريب في شرح التقريب للعراقي و إبن العراقي:97/3

علامہ ولی الدین ابن العراقی نے کہا : فی سنن البيهقي **بإسناد صحيح**

مطالع الدقائق للإسنوى:101/2

علامہ جلال الدین اسنوی نے کہا : رواه البيهقى **بإسناد صحيح عن فعل عمر و الصحابة**

المنهل العذب المورود شرح سنن ابی داؤد للخطاب :318/7

محمود محمد خطاب نے کہا : رواه البيهقى **بإسناد صحيح**

3

التذهيب فی أدلة متن الغاية و التقريب للبغا ،ص :50

ڈاکٹر مصطفیٰ دیب البغا نے کہا : روى البيهقى **بإسناد صحيح**

عون الباري لحل أدلة البخاري لصديق حسن : 861/2

نواب صدیق حسن خان نے کہا:فی سنن البيهقي **بإسناد صحيح** كما قال ابن العراقي

بلوغ الأماني من اسرار الفتح الرباني للساعاتي:668/1،(ط : بيت الأفكار)

احمد عبد الرحمٰن البنا الساعاتی نے کہا :**إسناد صحيح**

صحيح الكتب التسعة و زوائده :2738،(ترتيب:مجموعة من المحققين)

ڈاکٹر عبد القادر، ہشام ابو خضرہ ودیگر نے کہا : **إسناده صحيح**

رهبان الليل لدكتور العفاني :ص:888

ڈاکٹر سید بن حسین العفانی نے کہا : **هذا إسناد صحيح**

تخريج الحديث

بحث فی عدد رکعات قیام اللیل للعدوي،ص: 36

ابوعبداللہ مصطفیٰ بن العدوی نے کہا : **صحیح**

عدد رکعات قیام رمضان علی عهد عمر بن خطاب الفاروق للأوغندي،ص: 48

ابوانور قاسم احمد اوغندی نے کہا : **هذا الإسناد صحیح علی شرط الشیخین**

لیل الصالحین و قصص العابدین للطهطاوي، ص :209

احمد مصطفیٰ قاسم طہطاوی نے کہا : **صحیح**

الهدي النبوي الصحیح فی صلاة التراویح للصابوني ، ص : 54

محمد علی صابونی نے کہا: رواہ البیهقی وغیرہ **بالإسناد الصریح الصحیح**

غایة المرام شرح مغنی ذوی الافهام لعبد المحسن 447/5 (ت: محققو موسسة الرسالة)

مؤسسة الرسالة کے محققین نے کہا : **اسنادہ صحیح رجاله کلهم ثقات عدول**

صحیح فقه السنة للسالم :416/1

ابو مالک کمال بن سید سالم نے کہا : **اسنادہ صحیح**

قیام رمضان للمعلمي ، ص : 57

عبدالرحمٰن بن یحیی معلّمی یمانی نے کہا: **سند صحیح**

(عبدالرحمٰن معلّمی کو بعض "ذهبي العصر " کے لقب سے یاد کرتے ہیں)

”کانوا“ کا مصداق

بعض، کا خیال ہے کہ کانوا سے مراد صحابہ کرام نہیں ہیں بلکہ کوئی مجہول قسم کے لوگ ہیں۔

5

قال ابن تيمية :

اذا قال الصحابى او التابعى كانوا يفعلون كذا حمل ذلك على فعل الجماعة التى هى الأمة دون الواحد منهم

جب کوئی صحابی یا تابعی کہے: ”وہ اس طرح کرتے تھے“ اسے پوری جماعت پر محمول کیا جائے گا نہ کہ ان میں سے کسی ایک پر محمول کیا جائے گا۔

(المسودة فی أصول الفقه لآل تيمية : 584، ت : دكتور الذوري)

شعیب ارنوؤط نے کہا:

لا نعلم أن أحدا من أهل العلم من المتقدمين ضعفه

(ہمارے علم میں نہیں ہے کہ علمائے متقدمین میں سے کسی نے اس روایت کو ضعیف کہا ہو)

(تهذيب "شرح السنة" لشعيب الأرنوؤط : 2 /308 ، تحت الحديث:957)

ابوعبداللہ مصطفیٰ بن العدوی نے تحریر کیا:

6

قد صححه عدد من أهل العلم وتلقوه بالقبول

(متعدد اہل علم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا اور تلقی بالقبول کا درجہ عطاء کیا)

(بحث فی عدد ركعات قيام الليل للعدوي ، ص : 38)

عبدالقادر ارنوؤط نے کہا:

من ضعف حديث العشرين فما اصاب

(بیس تراویح والی (اس) روایت کو ضعیف کہنے والے غلطی پر ہیں)

(جامع الاصول بتحقيق الارنوؤط :124/6)

فوائد:

❁ 20 تراویح کو ضعیف کہنے پر ڈاکٹر سید بن حسین العفانی نے اپنے ممدوح محقق کا اپنی کتاب رهبان الليل میں شائستہ انداز میں رد کیا ہے، جس کا مطالعہ طلباء کے لیے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

(دیکھیے: رهبان الليل، ص: 881 تا 889، الطبعة العشرون: 2005، دار الكيان)

❁ عبداللہ بن محمد بن احمد الدویش نے تنبيه القاري لتقوية ما ضعفه الألباني (ص: 42، 43) میں رد کیا۔

❁ محمد بن سعود یونیورسٹی (ریاض) کے شعبہ السنة و علومها کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر ابراہیم بن محمد الصبیحی نے علمی رد اپنی کتاب عدد الصلاة التراويح میں پیش کیا۔

❁ اس کے علاوہ سعودی عرب کے قاضی اور مدرس مسجد نبوی، عطیہ محمد سالم کی تالیف ''التراويح اكثر من الف عام في مسجد النبي عليه السلام'' اور رکن سعودی دارالافتاء، اسماعیل بن محمد انصاری کی ''تصحيح حديث صلاة التراويح عشرين ركعة والرد على الألباني في تضعيفه'' اور احمد مصطفیٰ قاسم طہطاوی کی کتاب ''ليل الصالحين'' کی فصل نمبر 11 میں ''مناقشة رأي الشيخ الألباني'' کو بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

❁ تلمیذِ ابن باز، احمد بن یحییٰ نجمی کی کتاب ''تأسيس الأحكام'' میں بھی رد ملاحظہ کیا جا سکتا ہے

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

عَنْ أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ :أَنَّ عُمَرَ أَمَرَ أُبَیًّا أَنْ یُصَلِّیَ بِالنَّاسِ فِی رَمَضَانَ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ یَصُومُونَ النَّهَارَ وَلَا یحسنون أَن یقرؤا فَلَوْ قَرَأْتَ الْقُرْآنَ عَلَیْهِمْ بِاللَّیْلِ فَقَالَ یَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ هَذَا شَیْءٌ لَمْ یَکُنْ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ وَلَکِنَّهُ أَحْسَنُ فَصَلَّی بِهِمْ **عِشْرِینَ رَکْعَةً**.

8

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو رمضان شریف میں تراویح پڑھانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ لوگ دن میں تو روزہ رکھ لیتے ہیں مگر قرآن (یاد نہ ہونے کی وجہ سے) تراویح نہیں پڑھ سکتے، اس لیے لوگوں کو رات میں تراویح پڑھائیں۔ انہوں نے عرض کی: اے امیر المومنین! یہ ایسی چیز کا حکم ہے جس پر عمل نہیں (یعنی باجماعت تراویح)۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں لیکن یہی بہتر ہے۔ تو حضرت ابی بن کعب نے **20 رکعات تراویح** پڑھائی۔

الأحاديث المختارة للمقدسى:1161 (ت : الدهيش)

ڈاکٹر عبدالملک الدہیش نے کہا : **إسناده حسن**

عدد ركعات قيام رمضان على عهد عمر بن خطاب الفاروق للأوغندي،ص: 73

ابوانور قاسم احمد اوغندی نے کہا : **هذا إسناد حسن**

ثمر الغصون من فتاوى الشيخ صالح غصون :299/6

صالح بن علی بن غصون نے کہا : **ثبت** عن عمر أنه لما جمع الصحابة فى رمضان صلوا ثلاثا وعشرين ركعة

حاشية"مسائل أحمد و إسحاق للكوسج": 2 /849 (ت : مجموعة من المحققين)

(جلد2 کے محقق) پروفیسر ڈاکٹر محمد بن عبداللہ زاحم نے کہا : **الثابت** أن عمر بن الخطاب أمر من يصلى بهم أن يصلى بهم عشرين ركعة

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ :كَانُوا يُصَلُّونَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ **عِشْرِينَ رَكْعَةً، وَالْوِتْرَ ثَلَاثًا**

کثیر صحابہ کرام کی صحبت حاصل کرنے والے جلیل القدر تابعی امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

10

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین رمضان المبارک میں 20 تراویح اور 3 وتر پڑھا کرتے تھے۔

(کانوا سے مراد کیا ہے؟ گذشتہ صفحات ملاحظہ کیجئے)

فضائل رمضان لإبن ابی الدنیاء: 49 (ت : المنصور)

عبداللہ بن حمد منصور نے کہا : إسناده إلى عطاء بن أبي رباح **حسن**

الجامع فی فضائل الأعمال للعبيلان، ص :200

عبداللہ بن صالح عبیلان نے کہا : رواه إبن أبي شيبة في المصنف **بسند صحيح**

ليل الصالحين و قصص العابدين للطهطاوي، ص :210

احمد مصطفیٰ قاسم طہطاوی نے کہا : **سنده صحيح**

عدد ركعات قيام رمضان على عهد عمر بن خطاب الفاروق للأوغندي،ص: 130

ابوانور قاسم احمد اوغندی نے کہا : ''**هذا إسناد صحيح** : يريد به الصحابة''

بحث في عدد ركعات قيام الليل للعدوي،ص: 46

ابوعبداللہ مصطفیٰ بن العدوی نے کہا : **صحيح** عن عطاء

تنبيه القارى لتقوية ما ضعفه الألباني للدويش ، ص :43

عبداللہ بن محمد بن احمد الدویش نے کہا: ''**هٰذا إسناد صحيح على شرط مسلم** وعطاء بن أبي رباح قد أدرك خلقا كثيرا من الصحابة''

تابعی جلیل، ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ

عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ :كَانَ ابْنُ أَبِى مُلَيْكَةَ يُصَلِّى بِنَا فِى رَمَضَانَ **عِشْرِينَ رَكْعَةً**

جناب نافع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ (تیس صحابہ کرام کی صحبت حاصل کرنے والے ثقہ اور فقیہ تابعی) ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ

ہمیں رمضان المبارک میں 20 رکعات تراویح پڑھاتے تھے۔

12

بحث فی عدد ركعات قيام الليل للعدوي،ص: 47

ابوعبداللہ مصطفیٰ بن العدوی نے کہا : **صحيح** عن إبن أبي مليكة

تهذيب ''شرح السنة'' لشعيب الأرنوؤط : 2/ 309 ، تحت الحديث:957

شعیب ارنوؤط نے کہا : '' **إسناده صحيح** ، وابن ابی مليكة هو عبدالله بن عبيدالله بن أبي مليكة التابعي الثقة الفقيه المدني أدرك ثلاثين من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم''۔

الترغيب والترهيب لقوام السنة : 1791 (ت : مجموعة من المحققين)

ابواسحاق مجدی، ابراھیم بن سلام وغیرہ نے کہا : **صحيح**

حضرت سوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ

قَالَ أَبُو الْخَصِيبِ: كَانَ يَؤُمُّنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ فِي رَمَضَانَ فَيُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيحَاتٍ **عِشْرِينَ رَكْعَةً**

ابوالخصیب کہتے ہیں: (خلفائے راشدین کی زیارت کرنے والے جلیل القدر تابعی) سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ رمضان میں ہماری امامت کرواتے تھے،

13

آپ پانچ ترویحات، 20 تراویح پڑھاتے تھے

(تراویح کی چار رکعتوں کے بعد مختصر وقفے کو "ترویحہ" کہتے ہیں)

السنن الكبرى للبيهقي: 4619 (ت: إسلام)

اسلام منصور عبدالحمید نے کہا: **صحيح**

تأسيس الأحكام للنجمي، ص: 287/2

احمد بن یحیی نجمی نے کہا: **سنده صحيح**

عدد ركعات قيام رمضان على عهد عمر بن خطاب الفاروق للأوغندي، ص: 142

ابونور قاسم احمد اوغندی نے کہا: **صحيح**

ثقہ اور فقیہ تابعی امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان الناس كانوا يصلون خمس ترويحات في رمضان.

14

صحابہ و تابعین رمضان المبارک میں 5 ترویحات پڑھا کرتے تھے

كتاب الآثار: 213 (ت: العثمان)

سعود عثمان نے کہا: **اسناده جيد**

(بالفرض اگر اس روایت کے ضعف پر کوئی مصر ہو تو ثقہ تابعی امام عطا کے بسند صحیح فرمان سے تقویت کافی ہے)

صحابہ کرام کا عمل

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب **حضرات صحابہ کرام** رضی اللہ عنہم کو نماز تراویح با جماعت ادا کرنے کا حکم دیا تو وہ **بیس (20) رکعتیں** پڑھا کرتے تھے۔''

(فتاوی اسلامیہ :216/2، ط: دار السلام، ترجمہ :محمد خالد سیف)

15

فائدہ:

سابقہ تصریحات کے بعد بھی بعض کا اصرار ہے کہ 20 تراویح شاید تابعین نے بغیر اجازت پڑھ لیں ہوں، یا یہ صحابہ کرام کا عمل نہیں ہے۔ مگر دار السلام سے شایع شدہ اس فتوی میں صراحت کردی گئی کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ہی **20 تراویح** پڑھا کرتے تھے۔

سید سابق نے تحریر کیا: وصح ان الناس کانوا یصلون علی عهد عمر وعثمان وعلی **عشرين ركعة**

صحابہ وتابعین سے صحیح طور پر ثابت ہے کہ وہ فاروق وعثمان ومرتضٰی کے ادوار میں **20 رکعت تراویح** پڑھا کرتے تھے۔ (رضی اللہ عنهم اجمعين)

(فقه السنة : 206/1)

صحابہ کرام سے آج تک امت کا عمل

رضی اللہ عنہم اجمعین

سعودی عرب کے رئیس القضاۃ، محمد بن ابراہیم بن عبداللطیف نجدی نے کہا:

ذهب أَكثر أَهل العلم كالإِمام أَحمد و الشافعی وأَبی حنيفة اِلی أَن صلاةِ التراويح **عشرون ركعة** لأَن عمر رضی الله عنه لما جمع الناس علی أُبی بن كعب كان يصلی بهم **عشرين ركعة**، وكان هذا بمحضر من الصحابة، فيكون كالإِجماع، وعلی هذا عمل الناس اليوم الآن .فلا ينبغی الانكار عليهم.

(فتاویٰ ورسائل محمد بن ابراهيم بن عبداللطيف آل شيخ:244/2)

اہل علم کی اکثریت مثلا امام احمد، امام شافعی اور امام ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) **20 رکعات تراویح** کے قائل ہیں۔ کیونکہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو سیدنا ابی بن کعب کی امامت پر جمع فرمایا تو حضرت ابی **20 رکعت تراویح** پڑھاتے تھے۔ یہ تراویح حضرات صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی موجودگی میں پڑھی گئی۔ لہٰذا یہ اجماع کی مانند ٹھہرا۔ آج بھی لوگوں کا اسی (سنت صحابہ) پر عمل ہے۔ اس کا انکار مناسب نہیں۔

اہل علم کی اکثریت کا عمل

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ، وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **عِشْرِينَ رَكْعَةً**.

اکثر اہل علم ان احادیث کی بنا پر جو حضرت عمر، حضرت علی اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہیں، **بیس (20) رکعت تراویح** کے قائل ہیں۔

(سنن الترمذی: 806)

17

جمہور فقہاء کا عمل

ذَهَبَ جُمْهُورُ الْفُقَهَاءِ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ وَالشَّافِعِيَّةِ وَالْحَنَابِلَةِ وَبَعْضِ الْمَالِكِيَّةِ إِلَى أَنَّ التَّرَاوِيحَ **عِشْرُونَ رَكْعَةً**

احناف، شوافع اور حنابلہ کے جمہور فقہاء اور بعض مالکی فقہاء **20 رکعت تراویح** کے قائل ہیں۔

(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ: 141/27)

مسلمانوں کی اکثریت کا عمل

قال ابن تیمیة:

و هو الذي يعمل به اكثر المسلمين -

20 تراویح پڑھنا مسلمانوں کی اکثریت کا عمل ہے۔

(مجموع الفتاوی لإبن تیمیة : 138/2)

سُئل ابن عبد الوهاب النجدی عن عدد التراويح فأجاب:

الذی استحب اَنْ تکون **عشرين ركعة**

مستحب یہ ہے کہ 20 رکعات پڑھیں جائیں۔

(الدرر السنية في الأجوبة النجدية :363/4)

مالکی محدث کی تحقیق

علامہ ابن عبدالبر مالکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

رُوِیَ **عِشْرُونَ رَکْعَۃً** عَنْ عَلِیٍّ وَشُتَیْرِ بْنِ شَکَلٍ وَبْنِ أَبِی مُلَیْکَۃَ وَالْحَارِثِ الْھَمْدَانِیِّ وَأَبِی الْبَخْتَرِیِّ وَھُوَ قَوْلُ جُمْھُورِ الْعُلَمَاءِ وَبِہِ قَالَ الْکُوفِیُّونَ وَالشَّافِعِیُّ وَأَکْثَرُ الْفُقَھَاءِ وَھُوَ **الصَّحِیحُ عَنْ أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ مِنْ غَیْرِ خِلَافٍ مِنَ الصَّحَابَۃِ**

19

سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ، شتیر بن شکل، ابن ابی ملیکہ، حارث ہمدانی اور ابوالبختری (رضی اللہ عنہم اجمعین) سے **20 رکعات تراویح** روایت کی گئی ہے۔ یہی جمہور علماء کا قول ہے، علمائے کوفہ، امام شافعی اور اکثر فقہائے کرام کا بھی یہی فرمان ہے۔ **سیدنا ابی بن کعب سے یہی صحیح طور پر ثابت ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس سے کوئی اختلاف بھی نہیں کیا۔**

(الاستذکار لإبن عبد البر :70،69/2)

شافعی محدث کی تحقیق

20

امام یحیی بن شرف نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

مَذْهَبُنَا أَنَّهَا **عِشْرُونَ رَكْعَةً** بِعَشْرِ تَسْلِيمَاتٍ غَيرَ الْوِتْرِ وَذَلِكَ خَمْسُ تَرْوِيحَاتٍ وَالتَّرْوِيحَةُ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ بِتَسْلِيمَتَيْنِ هَذَا مَذْهَبُنَا وَبِهِ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَصْحَابُهُ وَأَحْمَدُ وَدَاوُد وَغَيْرُهُمْ وَنَقَلَهُ الْقَاضِى عِيَاضٌ عَنْ **جُمْهُورِ الْعُلَمَاءِ**

ہمارا مذہب یہ ہے کہ تراویح **20 رکعات** پر مشتمل ہے دس سلاموں کے ساتھ وتر کے علاوہ۔ اس طرح یہ پانچ ''ترویحہ'' بنیں گے۔ ایک ترویحہ چار رکعات کا ہوتا ہے دو سلاموں کے ساتھ۔ یہی ہمارا مذہب ہے اور یہی امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب، امام احمد بن حنبل، امام داؤد ظاہری اور دیگر علما کا مذہب ہے۔ قاضی عیاض نے **جمہور علماء** کا بھی یہی موقف نقل کیا ہے (رحمة الله عليهم اجمعين)۔

(المجموع شرح المهذب : 32/4)

حنبلی محدث کی تحقیق

موفق الدین علامہ ابن قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

الْمُخْتَارُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، رَحِمَهُ اللَّهُ، فِيهَا **عِشْرُونَ رَكْعَةً** .وَبِهَذَا قَالَ الثَّوْرِيُّ، وَأَبُو حَنِيفَةَ، وَالشَّافِعِيُّ۔

امام احمد بن حنبل کا تراویح کے بارے مختار موقف یہ ہے تراویح **20 رکعات** ہیں۔امام ثوری، امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کا بھی یہی فرمان ہے۔رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

دور فاروقی اور دور مرتضوی میں **20 رکعات تراویح** کا ذکر کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں:

.....عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ **عِشْرِينَ رَكْعَةً** .وَهَذَا كَالْإِجْمَاعِ۔

سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک شخص کو رمضان المبارک **20 تراویح** پڑھانے کا حکم دیا، اور یہ اجماع کی طرح ہے۔

(المغنی لإبن قدامه : 123/2)

سنت

قال ابن تيمية:

قَدْ ثَبَتَ أَنَّ أُبى بْنَ كَعْبٍ كَانَ يَقُومُ بِالنَّاسِ **عِشْرِينَ رَكْعَةً** فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ فَرَأَى كَثِيرٌ مِنْ الْعُلَمَاءِ أَنَّ ذَلِكَ هُوَ **السُّنَّةُ**؛ لِأَنَّهُ أَقَامَهُ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَلَمْ يُنْكِرْهُ مُنْكِرٌ

تحقیق **یہ بات ثابت ہے** کہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں **20 رکعات تراویح** اور تین وتر پڑھاتے تھے۔ کثیر علماء کا مطابق بے شک یہ **سنت** ہے کیونکہ یہ عمل مہاجرین وانصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے درمیان کیا گیا اور کسی ایک نے بھی اس کا انکار نہیں فرمایا۔

(مجموع الفتاوی لإبن تیمیة : 112/23)

سنت خلفائے راشدین

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے کہا:

الثلاث والعشرون فعلها عمر رضی الله عنه والصحابة فليس فيها نقص وليس فيها اخلال، بل هی من السنن۔ سنن الخلفاء الراشدين۔

23

تیئس رکعات (20 تراویح+3 وتر) سیدنا عمر اور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا عمل ہے اور اس میں کوئی نقص نہیں ہے بلکہ یہ خلفائے راشدین کی سنت میں سے ہے۔

(مجموع فتاوى و مقالات متنوعة لإبن باز : 325/11)

قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلم:
فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي، وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ.
حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

24

میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑیے۔

(سنن ابن ماجة: 42، صحيح ابن حبان: 5، المستدرك:329)

علامہ صدیق حسن خان کی تحقیق

نواب صدیق حسن خان نے لکھا ہے:

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں جب لوگوں کو الگ الگ تراویح پڑھتے دیکھا تو انہوں نے ان کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے باجماعت تراویح پڑھنے کا حکم دیا۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے تب **بیس رکعت تراویح** اور **تین وتر** پڑھے۔

(مجموعہ رسائل عقیدہ از صدیق حسن خان:278/2)

(سیدنا) علی رضی اللہ عنہ نے **تراویح 20 رکعت، 3 وتر** پڑھی ہے۔

(مجموعہ رسائل عقیدہ از صدیق حسن خان:598/1)

ڈاکٹر صالح فوزان کی تحقیق

ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان نے تحریر کیا :

وعمر رضی الله عنه لما جمع الناس على ابي صلى بهم **عشرين ركعة.**

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جب صحابہ وتابعین کو سیدنا ابی بن کعب کی امامت پر جمع فرمایا تو سیدنا ابی نے **20 رکعت تراویح** پڑھائی ۔(رضی الله عنهم اجمعين)

(إتحاف أهل الإيمان بدروس شهر رمضان للفوزان ، ص : 49)

ایک نامناسب طرزِ عمل کی نشاندہی

محمد بن سعود یونیورسٹی (ریاض) کے شعبہ السنة و علومها کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر ابراہیم بن محمد صبیحی نے کہا:

اما الذين ينصرفون عن اكمال صلاة التراويح من خلف الأئمة الذين يصلون ثلاثا و عشرين و يدعون الى ترك الصلاة خلفهم، بحجة ان هذا الإمام مبتدع لمخالفته سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ، كما يزعمون فعملهم هذا خطأ فاحش.

جو لوگ 23 رکعت تراویح پڑھانے والے امام کے پیچھے سے تراویح ختم ہونے سے پہلے نکل جاتے ہیں اور لوگوں کو بھی ایسے امام کے پیچھے تراویح پڑھنے سے منع کرتے ہیں، اور اپنے تئیں یہ دلیل تراشتے ہیں کہ (معاذ اللہ) 23 رکعت تراویح پڑھانے والا امام مخالفت سنت کی وجہ سے بدعتی ہے۔ ایسے لوگوں کا یہ طرزِ عمل واضح اور کھلی غلطی ہے۔

(عدد الصلاة التراويح للصبيحي ، ص: 28)

بدعت سے اجتناب کیجیے

چند سطور بعد ڈاکٹر ابراہیم نے ایسے افراد کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لیے لکھا:

وای بدعة اکبر من ذم من اثنی الله علی عملهم

جن قیام اللیل کرنے والوں کی تعریف اللہ تعالی نے کی ہو، ان کو برا کہنے سے بڑی بدعت کیا ہوسکتی ہے۔

(عدد الصلاة التراويح للصبيحي ، ص: 29)

ڈاکٹر ابراہیم بن محمد صبیحی نے تحریر کیا:

”قال لی فضيلة الشيخ محمد بن صالح العثيمين: ينبغی ان يشدد في الإنكار على هؤلاء الذين ينهون عن متابعة الإمام اذا زاد على احدى عشرة ركعة“

محمد بن صالح عثیمینؒ نے مجھ سے کہا:

ایسے لوگوں کا سختی سے انکار کیا جانا چاہیے جو لوگوں کو امام کے پیچھے 11 تراویح سے زائد پڑھنے سے منع کرتے ہیں۔

(عدد الصلاة التراويح للصبيحي ، ص: 28)

(راقم احقر العباد کی ناقص رائے ہے فرقہ واریت سے بچنے کے لیے اور امن وامان کے پیش نظر ایسا طرز عمل ضروری نہیں)

حسن ظن

محمد بن صالح عثیمین نے تحریر کیا:

انّا راینا مِن الإخوة الذین یشدِّدون فی هذا مَنْ یُبدِّعون الأئمة الذین یزیدون علی احدی عشرةَ، ویخرجون مِن المسجد فیفوتهم الأجر الذی قال فیه الرَّسُولُ صلّی اللّٰه علیه وسلّم: مَنْ قامَ مع الإِمامِ حتی ینصرفَ کُتب له قیامُ لیلةٍ وقد یجلسون اذا صَلُّوا عشرَ رکعاتٍ فتتقطَّع الصُّفوف بجلوسهم، وربما یتحدَّثون احیاناً فَیُشوِّشون علی المصلِّین، وکُلُّ هذا مِن الخطأ، ونحن لا نشكُّ بأنهم یریدون الخیر، وانهم مجتهدون، لکن لیس کُلُّ مجتهدٍ یکون مصیباً

(الشرح الممتع للعثیمین: 4/53،54)

ہم نے اپنے بعض متشدد بھائیوں کو دیکھا جو 11 رکعت سے زائد تراویح پڑھانے والے امام کو بدعتی قرار دیتے ہیں اور مسجدوں سے نکل جاتے ہیں جس کے سبب وہ اس عظیم اجر سے محروم ہو جاتے ہیں جسکا ذکر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا:

جس نے امام کے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جائے تو اسکے لیے پوری رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔

کبھی یہ دس رکعات کے بعد (صفوں کے درمیان ہی) بیٹھ جاتے ہیں جسکے سبب صفیں منقطع ہو جاتی ہیں، کبھی ان کی گفتگو سے نمازی پریشان ہوتے ہیں، یہ تمام چیزیں غلط ہیں۔ ہمیں کوئی شک نہیں کہ وہ (بزعم خویش) ارادہِ خیر رکھتے ہیں اور اجتہاد کرتے ہیں لیکن ہر مجتہد (ہمیشہ) درست نہیں ہوتا۔

ایک محقق حدیث کا دردِ دل

ابوعبداللہ مصطفیٰ بن العدوی 20 تراویح پر بدعت کے فتوے برداشت نہ کر سکے، چنانچہ لکھتے ہیں:

انـه يشق علينا رؤية اخواننا الذين يفارقون جماعة الحرم وينصرون بعد صلاة عشر ركعات فإلى هؤلاء الإخوة المجتهدين عفا الله عنهم اقول و اذكر:

- ....هل انتم من الذين يبيتون لربهم سجداً و قياماً؟؟
- هل انتم من القانتين آناء الليل ساجدين و قائمين؟

ثم هل قراتم اقوال سلفكم الصالح رحمهم الله فى هذه المسائل؟؟

- هل نظرتم قول مالك والشافعى واحمد وغيرهم من اهل العلم والفضل!
- واخير فهل من مدكر؟! هل من اعادة نظر؟!!

(بحث فی عدد ركعات قيام الليل للعدوى،ص:59-58)

(صحیح فقہ السنہ کے مؤلف نے بھی اسی صورتحال پر پریشانی کا اظہار کیا ہے)

فوائد:

❁ اگر کسی محقق کے نزدیک 20 تراویح سنداً ضعیف ہیں تو اسکی اپنی تحقیق ہے لیکن 20 تراویح پڑھنے پر، اقرار کرنے پر اور 20 تراویح کی گواہی دینے پر سلف صالحین اور محدثین کرام کی مذمت، شاید بروز قیامت نا قابل معافی ہو جائے۔

❁ نواب صدیق حسن خان وصیت کرتے ہیں: ''اگر مشائخ پر انکار کیا اور عیب لگایا تو چھٹکارا نہ پاؤ گے''۔(المقالة الفصيحة للقنوجي (اردو)، ص:283)

❁ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

لَاتَسُبَّ السَّلَفَ وَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

(شرح اصول اعتقاد 2018،وقال المحقق: (ابو مالك) **هذا اثر حسن**)

❁ اہل ایمان سے گذارش ہے کہ اطمینانِ قلب کے ساتھ **20 رکعات تراویح** ادا فرمائیں۔ خلفائے راشدین، صحابہ کرام اور تابعین عظام (رضی اللہ عنہم اجمعین) سے بسند صحیح **20 رکعت تراویح** ثابت ہیں۔

❁ اگر کوئی جھگڑا کرنے کی کوشش کرے تو احترام کے ساتھ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیجیے کیونکہ رمضان کریم بحث وجدل کا مہینہ نہیں بلکہ عمل کا مہینہ ہے۔

❁ سیدنا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک پورا رمضان شریف ذہن میں رہے:

اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبدٍ شَرّاً، اَغلَقَ عَنْہُ بَابَ العَمَلِ، وَفَتَحَ عَلَیْہِ بَابَ الجَدَلِ.

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندے سے (ناراض ہوکر) ''شر'' کا ارادہ فرماتا ہے تو اس پر عمل کا دروازہ بند کر کے بلا وجہ جھگڑے اور بحث ومباحثے کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء:340/9)

خلاصہ کلام

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

أحب ألي عشرون لأنه روى عن عمر رضى الله عنه

مجھے 20 تراویح زیادہ پسند ہیں کیونکہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔

34

(کتاب الام: 167/1)

قال صاحب " تنقیح الکلام ":

اہل علم خوب جانتے ہیں کہ صیغہ تمریض سے ہمیشہ ضعیف حدیث مراد نہیں ہوتی۔

(تنقیح الکلام فی تائید توضیح الکلام للأثری، ص: 322)

تحریر: محمد جنید سلطانی
خادم: جامعہ سلطانیہ تبلیغ الاسلام